

قربانی کی کمال کے مصارف مساجد و مدارس



مولانا محمد فیض احمد ایسی رضوی

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب : قربانی کی کمال کے معارف مساجد و مدارس

مصنف : علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام : صوفی مفتی راحمد اویسی

کمپوزر ترتیب و آرائش : ملک محمد اظہار عامر اویسی محمد غفر شیدائی اویسی

پروف ریڈنگ : محمد یونس راویسی

صفحات : 64

قیمت : 50 روپے

ناشر

سیرانی کتب خانہ، محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

0300-6830592

لئے کے پتے

سیرانی کتب خانہ بہاولپور	کتبہ اویسی رضوی بہاولپور	کتبہ فیاضیہ مدنیہ دارالافتاء
کتبہ شیعہ جمعیۃ شریعت (مرکبہ)	کتبہ کلاچیلان کتب خانہ پٹنہ	کتبہ نورینہ صوفیہ گورکھ پور
کتبہ فیضانِ مدینہ دارالافتاء	کتبہ قاسمیہ دارالافتاء	کتبہ گلشنِ نبویہ دارالافتاء
کتبہ فیضانِ قرآن دارالافتاء	کتبہ گلشنِ قرآن دارالافتاء	کتبہ گلشنِ قرآن دارالافتاء

از: ابو القادری فقیر محمد فیض نقشبندی سیرانی عالمگیر خلیع کجرات

آہ! حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ:

آج وہ شخصیات بہت کم نظر آتی ہیں جن کے رگ و پے میں مستی کردار غن کی طرح محو کروش ہو جن کا قلب عقیق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار جن کی صورت و سیرت نبوی کی عکاسی تصویر ہوں جن کا کردار و گفتار اللہ کی زبان جو مسد تدریس کی زینت ہوں یا مسند ارشاد کا فقر یا العنیف و تالیف کی جان بہر صورت اپنے فرس کمالات کے خوشہ حیثیوں کو دنیا کی امامت کے پیش نظر صداقت، عدالت، طاقت، شجاعت، اور جن کوئی دنیا کی جیسے اوصاف سے مصنف دیکھنے کے خواہاں ہوں، تاریخ گواہ ہے کہ جب تک بلند گو، دلوازن، ہر سوز جان قہاری و غفاری اور قدوسی و جبروتی صفات سے مزین ہر کاروان امت مسلمہ کو میسر رہے۔ امت بحفاظت تمام سوئے منزل کو فراموشی یغنی وہ نظروں سے اور جمل ہوئے سفینہ امت گرداب بلا میں جھگو لے کھائے گا۔

ماہذہ عصر حضور فیض ملت مفرق قرآن حضرت اُستاذ العلماء علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر بھی ایسی ہی شخصیات میں ہوتا ہے۔

اللہ جل جلالہ نے آپ کے دامن شخصیت کو بے شمار احسان اور خوبیوں کے گوہر پائے آبدار سے بریز کر رکھا تھا۔ آپ بیک وقت مفکر، مفسر، محدث، مبلغ، محقق، مصنف، بہترین خطیب، حافظ، دوفائے اسلام کے روحانی پیشوا، سچائی کے خوگر، امن و آشتی کے پیامبر، اخلاق نبوی، علم و فضل کمال اور عجز

واکساری کے پیکر تھے۔ غیرت اسلام، مہمان نوازی، بقا عت، وضع داری، خوف
لکھائیں، گفتگو میں شیریں، مارت نگر، مہر و رضا، علم و حیاء، بزرگوں و فتویٰ بھی آپ
کے نگہن کے منجھتے چول تھے۔ فی الجملہ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ ایک ہم جہت
شخصیت تھے۔ جس سمت سے دیکھا یا کمال نظر آئے۔ اپنی ذات میں خود انجمن
تھے۔ وہ کام جو بہت سی تنظیمیں مل کر نہ کر سکتی تھیں حضور فیض ملت نے اللہ کے فضل
و کرم سے بظہیل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کر دکھایا۔ آج کوئی مدرس
ہو یا مقرر ہو یا مبالغہ ہو یا متقی ہو حضور فیض ملت کی ہر موضوع پر نگہی ہوئی کنایوں
سے باسانی رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

آپ کے روشن کردار میں حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ و اعلوٰ یز کا
حالانہ کردار نظر آتا تھا۔ یقیناً آپ کی ہدائی سے عالم اسلام علیہ خداوندی سے محرم ہو گیا وہ
سایہ رحمت مسلمہ پر تھن تھا اٹھ گیا۔

ہزاروں سال ترنس اپنی پوری پوری ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و دور پیدا

قربانی کی کمال کے معارف

مساجد و مدارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پس منظر

قربانی کی کمال مسجد و غیرہ میں لگانے کے عدم جواز کا فتویٰ سب سے پہلے
دوچ بند یوں کے قصب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا۔ چنانچہ اس کے فتویٰ کا
سوال جواب ملاحظہ ہو۔

سوال: قربانی کی کمال کے دام مسجد کے صرف میں جیسا کہ پانی بھرانا، پانی گرم
کرانا یا ڈال دی لینا جائز ہے یا نہیں؟ یا اس کی قیمت مؤذن کو دینا اس لئے کہ مؤذن
کہتا ہے کہ میرا حق ہے اگر مؤذن کو نہ دے تو وہ کھانا ہوتا ہے مؤذن ہی کو حق جان کر دیا
جاوے یا اور مساکین کو دیا جاوے؟

جواب: ”قربانی کی کمال اجرت میں مؤذن کو کوئی جائز نہیں اور نہ اس کی قیمت اور
قیمت قربانی کی کمال کی اخیر ہر صدقہ کرنا واجب ہے اور کسی جگہ صرف جائز نہیں فقط“
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۵۶)

دوچ بند یوں کی عادت ہے کہ اپنے بڑوں کی بات خواہ کھری ہو اس کے ثبوت
و اشاعت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اس مسئلہ کے لئے بھی ایسے ہی کیا گیا
اشاعت کا حال تو یہاں تک ہو کر دیکھنا توں تک عوام کے ذہن میں ڈال دیا کہ قربانی

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

کی کمال مسجد و غیرہ پر خرچ کرنا چاہئے۔ اور اس کے ثبوت میں خلاصہ سلاطین والہا کے اہل بارگاہ دہے۔

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے ہاں "فتاویٰ رشیدیہ" کا فتویٰ اور اس قسم کا سوال اور اس کے دلائل پیش ہوئے تو آپ نے حسب عادت اس کے رد میں ایک تعریف "الصفایۃ الموجبیۃ فی حکم جلود الاضحیۃ" جو فتاویٰ رشویہ شریف کی جلد ہجتم میں مشہور ہوا اور عراقی شریعت میں دو مقام میں مفصل جوابات لکھے۔ فقیر رسالہ مبارکہ کی متعدد عبارات نقل کرے گا۔ اور عراقی شریعت کے فتاویٰ بھی، تاکہ حقانیت کا یوں بالا اور بظان کی ذلت و کست ہو۔

گو یا یہ مسئلہ بھی دیوبندی و بریلوی اختلاف میں اور بھڑکی کی طرح ایک ہے۔ اور بھڑکی کو مولوی رشید احمد گنگوہی نے چار کتابوں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ذکر و تحریر کی۔ انہوں نے کہ سلسلہ نہ صرف عام بلکہ علم کے مدعی بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق کو بلائے طاق رکھ کر کلمہ سے مستحکم فیضانیات گز کر کر دہ حربی میں سے کرتے۔ لیکن اس مسئلہ قربانی کی کمال میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق کو بلا کثیر بیان یا بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے موقف کو سیاستاً بجا دیا لیکن وہ بھڑکی چونکہ چلی ہے اس لئے اس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے حسب عادت اپنے مقصد پر مارنے کے لئے کہہ دیا کہ ہم ہمارا احمد رضا کے مثلہ میں ہیں (لفظ زجل و نسخ و جہل) لیکن قربانی کی کمال میں اپنا مقصد ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر کے لئے آسانی سے قربانی کی کالیں نکال دیا جی ہاں لے اس کے جواز میں اعلیٰ حضرت کا ساتھ دیا اور بھڑکی کے سس میں گنگوہی کا۔

بیں عجب رنگ زمانے کے

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

بہر حال قربانی کی کمال مسجد پر لگانا چاہئے حضرت علامہ مفتی محمد ریاض جیلانی رحمت اللہ علیہ حیدر آباد (سندھ) نے اس موضوع پر مستقل رسالہ تحریر فرمایا جس کی صحت پر جملہ علماء اہلسنت نے اتفاق فرمایا جن علماء کرام نے موصوف کے رسالہ پر تقاریب تحریر فرمائیں فقیر ان میں سے بعض اعتراضات کی تقاریب رسالہ چا کے آخر میں لکھے گا تاکہ کسی سنی بھائی کو انکار کی گنجائش نہ رہے۔

فقیر نے ان کے ایک رسالہ سے یہ مضمون لیا ان کے رسالہ مبارکہ کا نام ہے "الغیوضات الحامدیۃ فی تعبیر المساجد"

فقیر نے تصحیح میں اس کا مری نام رکھا ہے۔

اِسْكَاتُ التَّغْلِیْظِ فِیْ جَوَازِ جُلُوْدِ الْأَضْحِیَّةِ فِیْ تَغْیِیْرِ الْمَذَازِ وَ التَّمْشِیْدِ الْمَعْرُوفِ "قربانی کی کمال کے معارف مساجد مدارس"

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اٰجَمِیْنَ

قربانی کی کمال کا مصرف

اس بارے میں تحقیق یہی ہے کہ اسے صرف (خرچ) کہنا تعمیر مساجد و دیگر امور خیر میں جائز درست ہے اور اس پر متعدد دلائل حاضر ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

الْأَضْحٰی فِی الْاَشْشٰیءِ الْاِبَاحَۃُ اَسْمَاً اَوْ کَایْفَ تَعْدِیۃً ہے۔ متعدد آیات اس کی دلیل میں ہم پیش کرتے ہیں جملہ ان کے ایک عبارت ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْبَلِیْغُ اَقْلُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اٰیٰتِہٖ اِنَّ کُنتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِنْ سَأَلْتُمْ

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

عَنْهَا جِئْتُ لِنُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْوَحْدَ لَا نُكْفِيكَ عَنْهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

(پ ۷۷، سورہ ۱۰۱)

آئے ایمان والو بہت سی چیزوں کو سواں نہ کرو اگر ان کا حکم تم پر کھول دیا جائے گا تو تمہیں تا کواری ہوگا اور اگر ذرا غفلت ان کے وقت ان کا سوال کر کے تو حکم ظاہر کر دیا جائے گا۔ اللہ نے تو تم سے یہ معاف فرمادیا اور اللہ غفور رحیم ہے۔

فائدہ: آیت کی تفسیر و حریہ تحقیق و دیگر آیات اباحت کے لیے تفسیر کے رسالہ "اشیاء میں اصل اباحت ہے" کا مطالعہ کیجئے۔

احادیث مبارکہ

تفسیر نماز شریف میں آیہ کریمہ مذکورہ کے تحت حدیث نقل فرمائی۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ الْخَلَاءُ مَا أَخْلَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ لَفْظُ عَمَّا عَمَّا فَلَا تَسْكُنُوا

(لیاب الاول فی معانی التذیل مطبوعہ مصر جلد ص ۵۳)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کچھ چیزوں کا سوال کیا گیا فرمایا حلال وہ ہے جو خدا پر قدوس نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس نے اپنی کتاب میں حرام کر دیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ ان میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا تو تکلف سے سواں نہ کرو۔

۲۔ کہ دارالافتاء میں ایضاً شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

إِنَّ اللَّهَ قَرِيعٌ لَّا تَقْبَلُهَا وَحَرَّمَ خُرْمَاتِهَا فَلَا تَسْهَوْنَهَا وَحَلَّ حَلْلُهَا فَلَا تَقْبَلُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ غَيْرِ أَنَسٍ فَلَا تَسْهَوْنَهَا

(مشکوٰۃ شریف مطبعہ دارالافتاء بعلبک باب ۱ الاعتصام ص ۱۵۱)

ترجمہ: کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان کے نزدیک نہ دھاوا نہ کھدیں مگر ان میں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے لغزشیں نہ کھو فرمایا ان میں بحث نہ کرو۔

۳۔ کہ سیدہ افسرین حضرت سیدہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأُتُوْنِي كِتَابَهُ وَحَلَّ خِلَالَهُ وَحَرَّمَ خُرْمَاتَهُ لَمَّا أُجِلَ لَفْظُ حَلَّ لَمَّا حَرَّمَ لَفْظُ خُرْمَاتِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ لَفْظُ عَمَّا

(مشکوٰۃ شریف باب مَا يَجُوزُ أَكْلُهُ ص ۳۰۷)

ترجمہ: کہ اللہ نے اپنے نبی کو معاف فرمایا اور قدیم کتاب حلال کر دیا اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا تو جو چیز حلال کی گئی وہ حلال ہے جو حرام فرمائی گئی حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے

تصریحات فقہ

فتاویٰ کرام سے تصریح فرمائی اصل اشیاء میں اباحت ہے

۴۔ کہ فقہ حنفی کی مشہور سند کتاب "اوجہ" میں ہے:

إِنَّ الْفَقْهَاءَ كَثِيرًا مَّا يَلْهَوْنَ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْأَمْرِ

(درعی زمری کتاب المباحات جلد اول ص ۹۸)

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

ترجمہ۔۔۔۔۔ یہ مستحب ہے کہ یہ کمال اور اپنے نام پر کائنات کی خاطر صدق ترک کر دے۔

علاء شامی طبعاً ازجوتے اس کے تحت قرآن

۳۔۔۔۔۔ لغیر موبیع الحال

(شامی مصری جلد ۵ ص ۲۸۶)

ترجمہ۔۔۔۔۔ یہ حکم صاحب میال تک دست کے لئے ہے۔

۴۔۔۔۔۔ ویلی خاص

قرآنی کا گوشت انہما کی جگہ کھانا اور دے دینا یا کرے وہ یہ ہیں۔

وَلَا تَكُلْ مِنْ ثَمَرِهِ

(شرح وقار جلد ۵ ص ۴۹)

ترجمہ۔۔۔۔۔ کھلایا جائے اور جس کو چاہے یہ کرے۔

۵۔۔۔۔۔ قدوری میں ہے

وَيُطْعَمُ الْأَعْيَانُ وَالْفُقَرَاءُ (قدوری ص ۴۳۰)

ترجمہ۔۔۔۔۔ انہما اور فقراء کو کھلایا جائے۔

۶۔۔۔۔۔ قدوری ہدیہ میں ہے

وَيُطْعَمُ الْغَنَى وَالْفَقِيرَ جَمِيعًا كَمَا فِي الْبَدَائِعِ وَيُطْبَقُ مَا شَاءَ

لِلْغَنَى وَالْفَقِيرَ وَالْمُسْلِمَ وَالْمَلِكَ كَمَا فِي الْبَدَائِعِ

(نامگیری کتاب الاخیار باب خاص بطور معمر ص ۳۰۰)

ترجمہ۔۔۔۔۔ اور قرآنی میں سے وہ کھانا چاہے کئی فقیر، مسلم اور ملکہ کا یہ کرے جیسا کہ

نامگیری میں ہے۔

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

۱۔۔۔۔۔ اور فقراء میں ہے

وَلَا تَكُلْ مِنْ ثَمَرِهِ

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۸۶)

ترجمہ۔۔۔۔۔ یہ اخیر میں سے کئی کو بھی کھلایا جائے۔

۲۔۔۔۔۔ قاعدہ شریعہ نمبر ۳

اخیر میں خود کھانا مستحب ہے

۳۔۔۔۔۔

لَتَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَأَنْتُمْ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الْفَقِيرُونَ

(پارہ ۷ ص ۴۰۷ ج ۱)

ترجمہ۔۔۔۔۔ قرآنی میں سے خود کھانا اور مسکینت اور فقیروں کو کھانا

اور قرآن ۳ ہے تاکہ وہ کھانی

لَتَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَأَنْتُمْ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الْفَقِيرُونَ

(پارہ ۷ ص ۴۰۷ ج ۱)

ترجمہ۔۔۔۔۔ خود کھانا اور اوقات مسکینت کرنے والے ایک ماٹھے والے کو کھانا

حدیث شریف

مفسر اقدس ۱۱۱ اشارہ کرتے ہیں

لَتَكُلُوا وَأَنْتُمْ وَأَهْلُ الْبَيْتِ الْفَقِيرُونَ، وَوَأَهْلُ الْبَيْتِ الْفَقِيرُونَ

(رد المحتار جلد ۵ ص ۲۸۶)

ترجمہ۔۔۔۔۔ کھانا کھانا اور کھانا رکھو۔ یہ حدیث بخاری و مسلم و امام احمد نے روایت کی ہے۔

قرآنی کی کمال کے صحابہ

عبارت اتمام

﴿...﴾ قرآنی مائتیری میں ہے

وَلْيَسْتَجِبْ أَنْ يُقَالُ مِنْ لَعْنِمْ أَصْحَابَهُ وَيُطْعَمَ مِنْهَا خَيْرًا

(قرآنی بندہ یہ مصری جلد ۲ ص ۲۰۰)

ترجمہ... ﴿...﴾ مستحب ہے کہ اپنے اخیر میں سے خود کھائے اور غیروں کو بھی کھائے۔

﴿...﴾ اور حق میں ہے

وَيُقَالُ مِنْ لَعْنِمْ أَصْحَابَهُ

روایت مصری جلد ۲ ص ۲۰۵

ترجمہ... ﴿...﴾ اخیر کے گوشت میں سے کھائے۔

﴿...﴾ شای میں ہے

وَلْيَسْتَجِبْ أَنْ يُقَالُ مِنْهَا

(شای مصری جلد ۲ ص ۲۰۸)

ترجمہ... ﴿...﴾ اور مستحب ہے کہ قرآنی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے۔

فقدہ، ظاہر ہے کہ اگر اس کا تصدیق (صدقہ کرنا) واجب ہوتا تو جہنم کرنے کا حق

ہوتا نہ محال پر صرف کی اجازت نہ تھی کہ کھانا جائز ہوتا نہ ہی کہ جہنم کرنا۔ نہ خود کھال

کرنے کا اقبال پر صدقہ واجب کا بھی حکم ہے۔ جیسا کہ حق کا ہر چھوٹا عالم جان

ہے۔ چنانچہ چند عبارات کا احوال:

﴿...﴾ اور حق میں ہے

وَلَا يَأْتِي مِنْ تَطْلُعِهَا وَلَا فَا

(روایت مصری جلد ۲ ص ۲۰۸)

﴿...﴾

قرآنی کی کمال کے صحابہ

ترجمہ... ﴿...﴾ کہ اگر کوہاں لوگوں پر صرف نہ کرے جن کے اور کوہاں والے کے درمیان

اسول و فرس کا رشتہ ہو۔

﴿...﴾ علامہ شای قدس سرہ السامی کے تحت فرماتے ہیں

وَيُقَالُ مِنْهَا مَسْلُوقَةً وَأَجِبَتْ عَلَى الْفَطْرِ وَالْطَّرِ وَالْكَفَارَةِ أَمَّا الْقَطْرُ

فَيُحْذَرُ لَأَنَّهُ يُقَالُ مِنْهَا

(شای مصری جلد ۲ ص ۲۰۸)

ترجمہ... ﴿...﴾ ایسے ہی پر صدقہ واجب جیسے صدقہ فطر اور نہ راہ رکھارست (اسول و فرس پر

خرق نہ ہوں گے) لیکن صدقہ سے نہ کھانا پر صرف جائز کھانا ہے۔

﴿...﴾ علامہ شای قدس سرہ السامی فرماتے ہیں

وَأَنَّ وَجِبَتْ بِهِ فَلَا يُقَالُ مِنْهَا غَنِيًّا وَلَا يُطْعَمُ غَنِيًّا سَوَاءً كَانَ الْغَنِيُّ

غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا. وَأَنَّ سَبِيلَهَا التَّصَدَّقُ وَلَيْسَ لِلْمُتَصَدِّقِ ذَالِكُ

(شای مصری جلد ۲ ص ۲۰۸)

ترجمہ... ﴿...﴾ اگر قرآنی اپنے پر خود واجب کر لی (بذرمان کر) تو اس میں سے کچھ نہ کھائے

نہی کو کھائے خود نہ مانے والا یعنی ہو یا فقیر اس لئے کہ اس کی راہ صرف صدقہ ہے اور

صدقہ کرنے والے کو اس کا حق نہیں۔

﴿...﴾ قاعدہ شریعہ نمبر ۴

جن اشیا کا استعمال گناہ شخصی کے لئے نہ جائز تھا۔ ذرا ان کا استعمال

گناہی جائز ہے۔

﴿...﴾ خوب الا بصار اور حق میں ہے

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

کے فرمان مقدس سے مستفاد کہ جس نے اپنی قربانی کی کمال فریخت کی اس کی قربانی نہیں

ہے۔

﴿۱۰۰﴾ شای میں اس کے تحت فرمایا:

لَا تَكُلُوا مِنْهَا لَحْمًا وَلَا دَسًا

(شای مصری جلد ۵ ص ۱۸۷)

ترجمہ۔۔۔ کہ اس لئے کہ گوشت و پوست میں سے اجرت دیا جائے معاوضہ ہے۔

﴿۱۰۱﴾ یعنی شریعت دقائے میں ہے

لَا ذَا شَأْنٍ الْحَكْمُ بِنِي أَجْلِيدٍ هَذَا فَاسْتَوِ عَلَيْهِمُ

(شرح وقایہ جلد ۱ ص ۱۸۸)

ترجمہ۔۔۔ کہ جب جلد کے متعلق یہ حکم ہے کہ (غیر مستحبک چیز سے بدل جائے مستحبک سے نہیں) تو اس پر گوشت کو قیاس کیا جائے۔

تقریحات

ان قواعد کو سمجھنے کے بعد اب فقہاء کی تقریحات ملاحظہ ہوں

فقہاء کرام کی مذکورہ تقریحات کے پیش نظر ہر سلیم الطبع یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ جو بے صرف اِذَا لَقِيَ الْفُلْمُ کا بے گوشت و پوست کا تصدیق واجب نہیں۔ پسندہ عَلَیْهِ (اس پر نام کرتے ہوئے) زمانہ قریب کے ایک مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کہ باہین جنہیں مانتے ہیں اپنے ذوقی میں سراسر بے پوست کا صدقہ نافذ ہونا بیان کرتے ہیں کہ

﴿۱۰۲﴾ کہ بے گوشت ہر تصدیق حرام اضحیٰ از قبیل الطلوعات است و صدقہ طلوع کلوم علیہ

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

بحرمت صرف آن ہر بشری ہاشم نیست اینچنین احکام از

خصائن زکوٰۃ ہستند

(مجموع فتاویٰ مولوی عبدالحی مطبوعہ یونیورسٹی لکھنؤ جلد ۶ ص ۶۰۶)

ظاہر ہے کہ پوست اخیر کا صدقہ از قبیل مستحبات ہے اور صدقہ مستحب کا صرف نئی ہاشم وغیرہ پر کلوم بحرمت نہیں۔ اس قسم کے احکام خصوصیات زکوٰۃ سے ہیں۔

﴿۱۰۳﴾ کہ اس میں چند طور کے ہیں

صدقہ طلوع بر بشری ہاشم صرف کرڈن جائز است و ہمیں است مذہب جمہور و تصدیق بچرم اضحیٰ نیز قطع است لاجرم براہشان صرف آن جائز خواہد شد ترجمہ۔۔۔ کہ صدقہ نافذ نئی ہاشم پر صرف کرنا جائز ہے اور بشری مذہب جمہور ہے اور پوست اضحیٰ کا صدقہ بھی صدقہ نافذ ہے لہذا اگر صرف بشری ان پر جائز ہوگا۔

﴿۱۰۴﴾ کہ اس فقرے کے فقرے ہیں:

چوں تصدیق بچرم اضحیٰ از قبیل الطلوعات است لاجرم نقل آن مکروہ نخواہد شد ترجمہ۔۔۔ کہ جب پوست اخیر کا صدقہ صدقات نافذ کے قبیل سے ہے لاجرم اس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا مکروہ ہوگا۔

فائدہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ پوست اخیر کا صدقہ واجب نہیں بلکہ صدقہ کار ہے تو سمجھیں اس کے بعد صرف کی کوئی وجہ نہیں بلکہ مساجد کے لئے یہ جس قدر چندہ وغیرہ

قرآن کا تفسیر کے صحیح مفہاد

وہ دیا جائے پھر اس نے فقیر کو پہنچا کر کوڑے دیا کافی ہے۔

سوال: فرما کا کمال دنی جائق ہے لیکن اسے کچھ کراس کی قیمت اسے چلی کر اس کی کسر
 نشان ہے اسی طرح مسجد میں کمال دنی جائق ہے لیکن اسے کچھ کسر کے مسجد میں لگا
 دیا کر ہے۔

تکلم: ادا شرح معلوم ہے اس پر دلیل کیا اور دوسرے علماء میں کمال علی دینی جاتی ہے
تیسرے ابھی انھیں ہی سے نقل ہوا کہ اس فیض سے خود راہی کرنے والے کو فروخت کرنا
جائز ہے۔ جو ہے مسجد اکر فروخت کریں تو یہ دینی شامی کی کیمارت اس کی دلیل ہے
پانچویں نمبر کے لئے چندہ بھی اس کی کسر شان ہے لیکن مسجد میں عموماً چندہ ملے سے
دین ہیں اگر یہ چندہ نمائند ہے تو مسجد کے لئے چندہ بھی ممنوع ہوا کوئی کہے کہ مسجد خود چندہ
نہیں کرتی ہے بلکہ ہم اس کے لئے چندہ کرتے ہیں اس لئے جائز ہے اس کا ہر اگر مسجد کا جائز
ہے تو یہ چندہ کہ اس میں بھی جاری ہے کہ کتب کائنات مسجد جمع کرتی ہے نہ فروخت کرتی
ہے بلکہ ہم لوگ یہ ضرور بھی جائز ہے ہیں لہذا یہ بھی جائز ہے۔

سوال: جب مدقہ مستقیم ہے تو اپنے استعمال میں کیوں نہیں لایا جاسکتا؟

جواب:۔ ابھی وہیں خاص میں گزرا کہ کمال کو استقبال کر سکتا ہے اول وہنگ ہا سکتا ہے اور اچھے عبادت کی قسم کی حق ہیں۔ ہاں کمال کو فروغ کر کے اس کی قیمت کے چھپانے اور اپنے اعمال پر صرف نہیں کر سکتا کیونکہ اس نے انہی کے تمام اجزاء سے قرب کا تقید کیا ہے اور اب اسے فروغ کرنا معافیٰ تقرب و غلطی سے وہ اپنے جانور کی قیمت بھر رہے ہیں اور نہ اپنے خود عبادت و غلطی کہاں رہا اور شرعاً مطالب عبادت و غلطی کا ہے۔

اللہ بزرگ و تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ يَنَالِ اللَّهُ لَحُومَهَا وَلَآ ذِئْبَانَهَا وَلَكِنَّ يَبَالُغُ الْفُتُورِ مِنْكُمْ

قربانی کی کمال کے صحیح مضارف

(پاکستان کے لیے)

ترجمہ۔۔۔ اللہ کو نہ قربانی کا کوئی نچھٹا ہے نہ ملول لیکن اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

تقسیم مدارک میں اس کے تحت فرمایا

لَنْ يُرْجَى الْفَاسِقُونَ وَالْخَافِرُونَ وَتَهُمُ الْأَشْرَارُ أَلَيْسَ

والإخلاص ورعاية شروط القوى

(مدراک شریف معری علی ہاشم افغان جلد ۳ ص ۳۱۰)

ترجمہ..... یہ قرہائی کرنے والے تقرب چاہنے والے غلوں بیت و شر و طاقتور کی رعایت کے بغیر اپنے سب کو ہرگز راضی نہیں کر سکتے۔

حدیث شریفہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ بَاعَ جِلْدَهُ أَضْعَفَهُ فَلَا أَضْحَاجَةَ لَهُ

(کتاب الترتیب والتاریخ علی ہاشم المقلد: کتاب العبد من الامامین ص ۱۸۸)

ترجمہ:..... جس نے اپنی قربانی کی کھال بیچا اس کی قربانی قبول نہیں۔

شرعاً و قلاباً یہ ہے

لكن القديين بالذراهم نفول

(شعبہ وقت: یہ جلد دوم میں ۱۴۸)

ترجمہ... (کمال کورہمیں سے تہذیبی کرنا تمہیں) (بائدار ہوتا) ہے

نوٹ: کہ تم کو اس وقت ہے جبکہ اپنے نفس و خیال پر طرغ کرنے کے لئے پیچھے مہیا کہ
قانونی بندوبست کرو۔

فائدہ پہنچا دیا۔ پہلی مصروفیت تھی کہ جس کے باعث کمال فروغت کر کے اس کے چمپا پنے

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

حرف میں لانے کی ممانعت قربانی کی اگر اس کا جواز رکھا جاتا تو قربانی کرنے والا گوشت و پوست کا کچھ اور کی قیمت وصول کر لیتا جو روح عبادت کے خلاف تھا دوسری مصلحت اس میں یہ تھی کہ صلہ رکنی وغیرہ پروری کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا جب اس کے گوشت و پوست سب بیچ دیا تو غریب کو کیا دے؟ اس لئے اسلام میں حکم دیا گیا تھا کہ تم ان کا گوشت اپنے پاس رکھ کر باقی سب صدقہ کرو پھر بعد میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حکم منسوخ فرمادیا۔

مولانا امام باک رحمت اللہ علیہ میں ہے:

إِنَّ زَنْبُونِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخُيُومِ
الْمُضْحَايَا بَعْدَ ذَلِكِ نَامَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ خَلُّوا وَفَرِّقُوا وَأَذْهِبُوا.

(معنی: میری طرف سے ان لمبا طوام باک علیہ الرحمۃ)
ترجمہ..... ہے جب رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر اس کے بعد یہ فرمایا کھاؤ اور فرقہ کر دو۔

مسئلہ: مسجد میں کھال دینا مباحی خلوص و تقویٰ نہیں بلکہ میں خلوص و تقویٰ ہے مولیٰ چارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُكَلِّمْ هَٰؤُلَاءِ اللَّهُ فَلَا يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمُ إِلَى الْبَلَدِ الْمُنْجَى.

(پارہ ۱۱، سورہ حج)

ترجمہ..... ہے جو اللہ کی گفتگو میں کسی کی تعلیم کرتا ہے تو یہ اس کے دل سے توفیق ہٹا دیتا ہے۔

صریح شریف

بخاری میں مسلم نے روایت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن علی بن ابی طالب

صریح بیان کی کہ فرماتے ہیں

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

إِنِّي سَمِعْتُ زَنْبُونِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَبَى
تَسْجِدَ لِيَنْتَفِي بِهِ وَجْهَهُ لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(کتاب الترمذی و الترمذی علی ہاشم المجلد ۱ ص ۵۰)

ترجمہ..... ہے میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سنا جس نے رضائے الہی کا طالب ہو کر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

فتاویٰ صلہ رکنی وغیرہ پر بھی ایسی ہی کیا کرتے ہیں کہ گوشت کے تین حصے مقرر فرما دیئے گئے ایک خود کئے دوسرا قرابہ و احباب کے لئے تیسرا حصہ غریب و فقراء کے لئے۔

شامی میں ہے:

أَلَا تَحْسِبُ أَنَّ بَيْنَهُمْ بَيْنَ الْبَلَدِ الْمُنْجَى وَبَيْنَ الْجَنَّةِ حَبَالَةُ لَافٍ بِأَنَّهُمْ
وَأَمَّا لَدُنْهِ وَبَيْنَهُمْ بَيْنَ الْجَنَّةِ حَبَالَةُ لَافٍ بِأَنَّهُمْ

(شامی مصری جلد ۱ ص ۵۸۶)

ترجمہ..... ہے افضل یہ ہے کہ ایک چھوٹی حد صدقہ کرے اور تمہاری حد سے عزیز و احباب کی نیابت کرے اور چھوٹی حد صدقہ کرے۔

جب یہ مقرر ہو چکے تو اب کمال کے تعلق یہ مقرر ہوا خواہ وہ اپنے استعمال میں لائے خواہ وہ بکوت ہے خواہ کسی اور مصرف میں صرف کرے۔

سوال: مسجد کے لئے کھال دینی کو کیا گویا اسے وکیل بنانا ہوا کہ متولی اسے فروخت کر کے مسجد میں لگائے اور جب یہ طریقہ درست نہیں کہ مکتا تو دیکھ کر کہہ گا؟

جواب: ہوا تو وکیل بنایا جاتا ہے نہ یہ قصد ہوتا ہے بلکہ یہ اداوت قربانی کرنے والے کو چھوٹی نہیں ہوتا کہ متولی کون ہے؟ نہ قریبی ہوتا ہے کہ متولی حامل شرکاء و کانت ہے بھی یا نہیں؟ اس کا یہ مقصد کہ اسے خاص متولی ہی فروخت کرے بلکہ لاشیاء متولی صاحب

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

موجود بھی نہیں ہوتے قربانی کرنے والا کمال کا کرم و مسجد کے کسی گوشہ میں ڈال دیتا ہے اسے اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کسی سے متولی قربانیت کرے یا امام مسجد یا اہل محلہ بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ بعد فروخت مسجد میں لگ جائے۔ دوسرے گوشہ میں قربانی کرنے والے ہی کا وہ کمال کسی بھر جب قربانی کرنے والا خود کا جو خیر میں صرف کے لئے بیچ سکتا ہے جیسا کہ عالمگیری سے گزارش خود پھل پھارے بھی وکیل کا تصرف جائز ہوگا کہ خود قربانی کرنے والے کی بیچ کا عدم جواز اور وکیل کے تصرف کا عدم جواز قلمے ثابت کیا۔ جب کار خیر کے لئے اس کی بیچ جائز ہو وکیل کا تصرف بھی جائز۔ چنانچہ ہم اہل بیعتی بھی کہ کار خیر میں صرف کے لئے بھی مصلحتی فروخت نہ کر کے پھر نہیں کیا مانع اور میں کیا ضرر کہ وکیل وہ تصرفات کر سکتا ہے ہو کسی ممانعت کے باعث مکمل نہ کر سکے۔ درحقیقت میں ہے

اَوْ يَصْلَحُ لَوْ قَبِلَ الْفُتُوحُ حَلَالًا يَبْنِي صُنْدُوقًا يَصْنَعُ لَهُ الْفُتُوحُ

بِعَارِضِ الْبُيُوتِ

(رواہی مصری باب کتاب الزکاة جلد ۱ ص ۵۵)

ترجمہ..... پھر اور خرم کا خیر کرم کو دیکھ بیچنے کے لئے نہیں مانا گیا ہے اگرچہ مکمل عارضہ بیعتی کے باعث کام نہیں کر سکتا ہے۔

سوال۔ جب کمال مسجد میں دے دی گئی تو اب مسجد کی ملک ہو گئی اور ملک مسجد فروخت نہیں ہو سکتی۔

جواب۔ اولاً قربانی کرنے والے کا مقصد ہی اسے فروخت کر کے مصلحت مسجد میں لگانے کا ہوتا ہے نہ کہ کمال کا مسجد میں لگا کر دوسرے مسجد کے متولی کو اس قسم کے تصرفات کا حق ہوتا ہے اور اس کا فقرہ ایسی آرائش کے تحت ہوتا ہے تاہم یہ بھی ہے

اِنَّ اَعْمَلَ الْمَسْجِدَ لَوْ اُتِىَ اَعْلَى لَغَلِي وَجَلِي فَمَوْلَا لِمَصْلَحَةِ

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

الْمَسْجِدَ لَعَلَّاهُ الْمَسْجِدَ مِنْ بَيْتِهِ وَلَكِنْ اَلَا فُتُوحٌ عَمَلُهُ بِاَدْنِ الْفَاتِحِ ثُمَّ فُتُوحٌ الْمَسْجِدَ الْجَزْءُ اِنَّ الْاَوْفَلُ اِنْ لَا يَفْعَلُوا الْقَضِيَّ اِنْ رَمَعَا لِمَا عَرَفَ مِنْ مَقْبَعِ الْقَضِيَّ فِي اَمَوَالِ الْاَوْفَلِ

(عاشی مصری کتاب الوقف جلد ۱ ص ۵۶)

ترجمہ۔۔۔ بچے ملک اگر اہل مسجد سے اتفاق کیا ایک آدمی مسجد کے لئے متولی بنائے تو حق میں کے نزدیک صحیح ہے لیکن اہل بیعتی ہے کہ ہاں قاضی جو پھر متولین نے اتفاق فرمایا کہ قاضی سے معلوم نہ کریں ہمارے اس زمانہ میں کچھ اسوال اوقات میں اتفاق کی طعن بچاؤں کی ہے۔

بحرہ میں ہے:

اِذَا اُجْتَمِعُوا اَعْلَى رَجُلِي وَجَعَلُوا فَمَوْلَا بَعِيْرِ اَعْلَى فَمَوْلَا

فَمَوْلَا

(عاشی مصری باب کتاب مسجد جلد ۱ ص ۶۱)

ترجمہ..... پھر اہل محلہ جب ایک آدمی پر متفق ہو گئے اور اسے پھر اسے قاضی ہالیا تو وہ متولی ہو گیا۔

تیسرے دست اخیر میں کسی بیعتی کے لئے بیچ کر ہی مسجد میں لگایا جاتا ہے مسجد کا ذل یا اس کی درپوش کی گوت تین چاروں چاروں کمالوں میں قائم رہے ہوں گی نہ کہ اس قدر کثیر۔ اس کی نظیر مسجد کے محل ہیں کہ انہیں بھی فروخت ہی کر کے اتفاق حاصل کیا جاتا ہے۔

درحقیقت میں ہے:

فَمَوْلَا فِي الْمَسْجِدِ لَعَلَّاهُ فَمَوْلَا اِنْ فَمَوْلَا لِمَصْلَحَةِ الْمَسْجِدِ اَلَا

قربانی کی کمال کے کچھ معارف

مَحَلٌّ وَأَوَّلُهَا جُحُودُ الْمَشْجِدِ

(راہِ معری کتاب الوقف جلد سوم صفحہ ۵۵)

ترجمہ۔۔۔ چاہے میں درخت بنے کچھ ہو چال، سچے ہیں اگر لڑائی کے کمانے کے لئے
ہوئے کھیت و میدان تو ان کا کھاروا ہے اور انھیں مصالح سمجھنے کے لئے چلنا پڑے گا۔

معرفت نامہ کی قدس راہی میں ان کے تحت لکھتے ہیں

بَلَا لَمْ يَكُنْ يَفْهَمْ الشُّرُوكَ بِتَغْلُظِ الْخُفُولِ لِلْبُغْيَا وَتَهْمَرُ كُنْهَا فَنُضَالِجِ
أَوَّلُهَا

(۵۵) معری کتاب الوقف جلد سوم صفحہ ۵۵)

ترجمہ۔۔۔ چاہے شرکاء نہ پہنچے گی تو پہل حوالی حاصل کرے انھیں فروخت کرنے کے
لئے اور مصالح وقف میں صرف کرے۔

اور کہ۔۔۔ مصالح وقف و مسجد کی تعلیمی بائبل اعلیٰ معرفت و اعلیٰ بریلوی درست فہم علی کے
سالہ ہمارے کہ التحریروں عجیب فی حکم المسجد میں ہے

مَنْ طَهَّرَ فَلْيَزِدْ بِنِي الْبَيْتِ

سوال۔۔۔ جب کوشت کو صاف ستھرا ہوئے پر تو اس کو کسے پوست کو صاف ستھرا قرار دیا گیا تو
مہر میں دیکھتے ہوئے کوشت کو بھی اس پر تو اس کا جانے اور کوشت بھی مسجد میں دیا جائے
یا کہ اسے لگا کر اس کی قیمت مسجد میں لگا دی جائے۔

جواب۔۔۔ یہ تو اس آیت المبارک ہے کہ اگر کوشت کمانے کی چیز ہے پوست کو کوئی مسلمان نہیں
کھاتا۔ اور ہرچہ یہ وہی حدیث احادیث کا سلسلہ اس سے متفق ہے کہ جسے کھانے کے
مہارک ان کو صاف ستھرا کرنے میں چار یا شایستگی قدرت میں بھی ہے کہ قرآن کے کوشت کو
خود و فروخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے چہ تھے ہمارے دوسرے خدائوں پر ان لوگوں میں

قربانی کی کمال کے کچھ معارف

کوشت یا اور کتاب فتح ہونے میں اور عربوں کی زوالی پر غرضی، اسلام نے مساوات کا
حق بنا دیا۔ یا کچھ کچھ کوشت کا مسئلہ عام میں القاب نے ہے لہذا احتیاطاً احتیاط میں پائی
گئی۔ معرفت نامہ، شامی قدس سرہ الاسلامی لکھتے ہیں

لَيْسَ لَهُ تَغْلُظُهَا بِشَيْءٍ يَجِبُ وَأَوَّلُ لَهُ تَبْيِغُ السَّجْدَةِ بِهَا يُقْبَلُ عَقْدُهُ
وَسُجْدَتُهُ عَلَى تَبْيِغِ السَّجْدَةِ بِالْجَوَابِ فِيهِ لَيْسَ الْخُفُولُ وَالْخُفُولُ لَوْ لَوْ ذُنُوقِ
السَّجْدَةِ يُقْبَلُ فِي بَقِيَّةِ السَّجْدَةِ لَهُ فَجَبَتْ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُقْبَلُ لَوْ أَنْ يُقْبَلُ لَوْ أَنْ يُقْبَلُ

(شامی معری جلد سوم صفحہ ۵۵)

ترجمہ۔۔۔ معنی کو جس میں کوشت کو سہلک چیز کے پیش ہوئے، جو حق حاصل ہے کہ
ہمارے کوئی چیز کے پیش ہوئے نہ ہو بعد باقی ہے مناسب اور حق کوشت کی حق سے
اس کے تحت قرار کیا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ خلاصہ و تحریر میں ہے اگر کوشت کے
پہلے کا دار، دیا جائے اس کی قیمت صاف کرے اس کو چوتھوں اور اس جگہ میں اس کے
لئے یہی حکم ہے کہ کھائے یا کھائے۔

حق کہ، علامہ درقلم کے قاضی ہیں ارمان میں بھی اختلاف ہے بعض نے لیا یا
کہ کوشت کی حق سہلک چیز سے یا کہ ہے، اور غیر سہلک سے یا کہ نہیں اگرچہ وہ سب کچھ
یکساں ہے کہ کوشت کی حق غیر سہلک سے یا کہ نہیں اور غیر سہلک سے یا کہ ہے۔

﴿قَالَ بَنِي بَنِي﴾

وَلَوْ اَلْمَشْرُوعُ بِخَلْعِ الْاَسْبَاطِ لَمْ يَكُنْ لَا يَنْجُزُ وَلَوْ اَلْمَشْرُوعُ بِخَلْعِ
خَيْرِ عَزَّ وَلَوْ اَلْمَشْرُوعُ بِخَلْعِ الْاَسْبَاطِ خَيْرُ فَالْزُ (۱) وَالْاَسْبَاطُ فِي حَالِ اَللَّهِ يَنْجُزُ
تَبْيِغُ السَّجْدَةِ بِهَا يَنْجُزُ وَلَوْ اَلْمَشْرُوعُ بِخَلْعِ الْاَسْبَاطِ خَيْرُ فَالْزُ وَلَا يَنْجُزُ تَبْيِغُ لَيْسَ
السَّجْدَةِ بِهَا يَنْجُزُ وَلَا يَنْجُزُ تَبْيِغُ السَّجْدَةِ بِهَا يَنْجُزُ خَلْعًا فِي طَلْعِهِ وَ

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

طحاوی فاضل حجاز

(عالمگیری کتاب الاغیر باب سادس جلد ۵ ص ۳۰۱)

ترجمہ۔۔۔ اگر مرغی کے گوشت سے جراب خریدی جائے جائز نہیں اور اگر اس کے گوشت سے جراب خریدی جائے اور اگر اس کے گوشت سے گوشت خریدی جائے۔ علماء نے فرمایا اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ مال کی بیع مال کے ساتھ جائز ہے اور غیر مال کی غیر مال کے ساتھ جائز ہے اور غیر مال کی بیع مال کے ساتھ جائز نہیں اور نہ ہی مال کی غیر مال کے سے۔ لہذا وہی صحیح ہے اور وہی فاضل حجاز میں یہی ہے۔

حالانکہ خود اسی عالمگیری میں مذہب صحیح یہ بیان فرمایا گیا:

وَاللَّحْمُ بِنُزُلِهِ الْجِلْدِيُّ لَيْسَ بِالْمُضَيِّعِ حَتَّى لَا يُبَيِّعَهُ بِنَدَا لَا يَنْتَفِعُ بِهِ إِلَّا بِلَدٍّ أَوْ لِسْتَهْلِكِي

(عالمگیری کتاب الاغیر جلد ۵ ص ۳۰۱)

اور گوشت کا حکم کمال کی طرح ہے مذہب صحیح میں۔ یہاں تک کہ اس کو اس چیز سے نہ بیچ کر جسے ہلاک کر کے بیع حاصل کیا جائے۔

علامہ شامی قدس سرہ السامی رد المحتار میں فرماتے ہیں:

وَالْمُضَيِّعُ كَمَا لَيْسَ الْهَلَاكِيُّ وَفَسَادُهَا أَوْ تَلَوُّهَا أَوْ تَنَاوُلُهَا فِي خَوَافٍ يَتَّبِعُهَا بِمَا يَنْتَفِعُ بِهِمْ دُونَ مَا يُسْتَهْلَكُ وَالْكَفَالَةُ بِمَا ذُوِي الْإِنْفِ سَمَاعَةً عَنْ مُخْلِدٍ لَوْ لَفَرَى بِهَا لِلْحِمِّ لَوْ نَاقَلَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ

(شامی صریح جلد ۵ ص ۳۰۱)

ترجمہ۔۔۔ اگرچہ وہ ہے جو دہاوی اور اس کی فروعات میں ہے کہ گوشت پرست جماعت میں یہاں اس چیز سے جیسے جید اتنی رکھ کر بیع حاصل کیا جائے بخلاف اس چیز سے جسے

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

ہلاک کر کے بیع لکھا یا جائے اور کفار میں اس کی دلیل سے تاہم کی جو کہ اس بارے میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اگر گوشت کے کوئی چیز اگرچہ اکیلا اس کے بیچنے میں حرج نہیں۔

فائدہ اس اختلاف کے پیش نظر گوشت کا مسجد میں ذرا یا جانی احتیاط ہے بخلاف پوست کے کہ اس کے لئے صریح حرج ہے لہذا عالمگیری سے سوال دوم میں گزارش السونہ عیفا بالکذا اہم یستلحق بہ جناح (الصحیح)

سوالیہ مدد قرار میں ہے:

وَيُضَلُّ بِحُلْفَةٍ

ترجمہ۔۔۔ اگر قرآنی کی کمال مدد کی جائے۔ چونکہ یہاں مدد کرنا بتایا گیا ہے لہذا مدد ہی کرنا ہوگا مسجد میں نہیں لکھی جا سکتی اور نہ ہی کسی اور مصروف میں صرف کی جا سکتی ہے۔ اس لئے مدد سے مراد صدقہ واجہ ہی ہوتا ہے۔

چاہے یہ مائین کا وہ چوٹی کا اعتراض ہے جو پاکستان سے لے کر ہندوستان تک اچھا لایا رہا ہے لہذا ہم بھی اس پر قدرے تفصیل سے کام کرتے ہیں

یاد رہے کہ درمختار کی مہارت پیش کرنے میں مائین نے کم سے کم کام نہ لیا اور اس باب میں اسے پیش کرنے کی حجت ہرگز نہ کر کے اور ان صاحب درمختار اور اس کے ماتن صاحب تحریر الایضاح میں بیان مستحکم فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

وَيَاكُلُ مِنْ لَحْمِ الْأَضْحِيَّةِ وَيُوَكِّلُ غِيًّا وَيَدُخِرُ وَلَذْبَ أَنْ لَا يَنْفَضَّ الْقَضِيقُ عَنِ اللَّحْمِ وَلَذْبَ تَرْكُهُ لِيَدَى غِيَالٍ فَوَيْبَعُهُ غُلْبُهُمْ

وَأَنْ يُلْبَسَ بِبَدِيءٍ أَنْ عَلِمَ ذَلِكَ وَلَا يُلْبَسُهَا بِنَفْسِهِ وَيَتَنَاوَلُ بِاللَّحْمِ حَتَّى لَا يَجْعَلَهَا مَيْتَةً وَتُحْرَقَ فَتُحْبَقَ الْكُفَّارِينَ أَمَّا النَّحْوِيُّ فَيُحْرَمُ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

أَعْلَمُ. وَهَذَا فِي الدَّورِ يَنْضَلُّ بِجَلْدِهَا.

(روالکین رکاب ۱۱۱ ص ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷)

ترجمہ..... پھر اور قرآنی کے گوشت میں سے خود کھائے اشیاء کو کھائے اور بیچ کر دے اور مستحب ہے کہ صدقہ چرائی سے کم نہ کرے اور مستحب ہے کہ مالدار اپنے عیال پر وسعت کی غرض سے صدقہ کو ترک کر دے اور اپنے ہاتھ سے بیع کرے جبکہ بیع کرے چاہے جو اور اگر نہ چاہے جو خود موجود رہے اور دوسرے کو بیع کرنے کا حکم دے تاکہ ہمارے اقرب قرآنی کو مردہ نہ ملے اسے۔ کنائی کا ذکر ضرور ہے لیکن بخوشی کا ذکر حرام ہو جائے گا کہ وہ اس کا اہل حق نہیں یہ اور میں ہے اور قرآنی کی جلد کو صدقہ کر دے۔

فتاویٰ خاں ہے کہ گوشت قرآنی کا کھانا کرنا اہل باک کو مکلا یا زنجیر کرنا صدقہ چرائی سے کم نہ ہونا غفلت سے مالدار کا اپنے اہل و عیال کے لئے روک رکھنا اپنے ہاتھ سے بیع کرنا ضرور رہتا ہے اس میں سے ایک چیز بھی واجب نہیں تو کمال کا صدقہ کیے بغیر واجب ہو گیا حالانکہ یہی عین میں اس کا بھی بیان ہے لہذا یہی میں یضضائی بجلدہا کے بعد لرمایا

أَوْ لِيُغْلَبَ مِنْهُ لَحْمُ غُرْبَانٍ أَوْ خِرَابٍ أَوْ بَرْبَرَةٍ أَوْ شَحْرِيَا أَوْ وَلِيٍّ أَوْ تَبَدَّلَ
بِغَا يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا مَرَّ لَا يَسْتَهْلِكُ

(روالکین زمری جلد ۱ ص ۱۸۷)

ترجمہ..... پھر یا اس کھانے سے حجاب مٹھکا دھڑوا یا اول یا لایا جائے یا اس کو لیکر چیز سے بدل لے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے لائدہ حاصل کیا جائے جیسا کہ گذرا مسجک چیز سے بدلے۔

اس جزیہ کے بارہوں یہ کہہ کہ کمال بھی اور کام میں نہیں آسکتی کسی قدر دینی

قرآنی کی کمال کے صحیح معارف

ہے اور جب خود وہ اپنے استعمال میں اسکا ہے تو مسجد میں دیا تو کار خیر میں دیا ہے یہ کیونکر ناجائز ہوگا؟ اگر اس کا صدقہ صدقہ واجب ہوتا تو اپنے استعمال کی کیاں رائجی۔ جس سے اس یضضائی بجلدہا کے وقت عام مرثائی فرماتے ہیں:

وَيَضَلُّ بِجَلْدِهَا وَحَمْلًا بِخِلَافِهَا وَلَمْ يَدْعُ لِحَمْلٍ يَنْتَفِعُ بِهَا
أَوْ جَبَ بَغْرَةٍ أَوْ يُضَلُّ بِهَا وَيُغْلَبُ بِهَا وَإِلَّا فَيَضَلُّ بِهَا أَلَا كَمَا كُنَّا نَحْمِلُهَا

(شامی زمری جلد ۱ ص ۱۸۷)

ترجمہ..... پھر اور جلد کو صدقہ کرے اسے اس کی جھول اور پار کو نہ کو صدقہ کرے کہ بے شک یہ مستحب ہے کہ جب اس نے گائے واجب کی قرآن سے جھول پار کو نہ پہنائے اور جب اسے بیع کرے تو اس کو صدقہ کر دے جیسا کہ عام مرثیہ میں ہے۔

لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَبْلَغَ كَمَالٍ أَوْ جَمْعٍ كَمَالٍ أَوْ جَمْعٍ كَمَالٍ أَوْ جَمْعٍ كَمَالٍ أَوْ جَمْعٍ كَمَالٍ
صدقہ کا اور یضضائی سے ظاہر کہ یہ چیز کرات پیرا بھی مستحب اور خود بیع صدقہ بھی مستحب اس تصریح کے بعد اسے صدقہ واجب قرار دینا خواہ وہ مطلب کو بکا جائے تو اور کیا ہے؟ خود حضرت انسین نے اس تک بار اور جھول کے صدقہ کے وجوب کا فتویٰ صادر نہ فرمایا اگر آج سے پہلے کوئی اس کے وجوب پر فتویٰ دیا ہوتا تو ہم لیکن اس کا جوت ضروری ہوگا کہ ان کا دلائل اس تحریر کے علاوہ نقل کا ہے۔ پورے صدقہ کے حدود متنی ہیں مگر لایضضائی من مطلق كُتِبَ اللَّعَابُ۔ ان میں سے سرسب ایک مگر خاص میں علاوہ تصریحات فقہاء کرام اسے ضرور کر دیا تھا انصاف سے کہیں سے خاصا صدقہ کا اطلاق صدقہ مستحب پر خود مطلقہ واجب ہے کہ یہ دلائل متبرین کرام دھمین مقام انتہاء انام میں شائع ہے۔

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

مرفوعہ روایت کی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

خَيْرُ مَنْزِلٍ لَكُمْ بِالْحَجَّاهِ وَالدَّارِ وَ مَنْزِلٌ لَكُمْ بِالْمَدِينَةِ وَمَنْزِلٌ لَكُمْ بِالْمَدِينَةِ
الْبَلَاءِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ

(اس باب میں، درج ہے علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ..... کہ زکوٰۃ دے کر اپنے مال کی حفاظت کرو۔ صدقہ دے کر بیمار لوگوں کی دوا کرو۔
بلایوں کی موتوں کا دوا و شفا سے استقبال کرو۔

فائدہ یہاں اللہ صدقہ کو زکوٰۃ کے بالمقابل ارشاد فرمایا کہ ارشاد فرمایا کہ صدقہ عطا کرو
زکوٰۃ بھی ادا کرنا ہے اور اپنے صدقہ اور افضل صدقہ کون سا صدقہ ہے۔ اور دائرہ نمائی نے
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے دربارِ رحمتِ اعلیٰ میں
ﷺ میں عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ اُتِمْتُ شَعْبَةٌ فَاتَتْ الشَّيْطَانَةَ الْفُضْلُ قَالَ الشَّيْطَانَةُ لِحَقَرِ
اِيَّاهُ وَقَالَ هَذَا يَأْتِي مَخْلُودٌ

(مشکوٰۃ شریف، مطبع اٹھائی دہائی میں ۱۳۰)

ترجمہ..... کہ یا رسول اللہ! جس کی اس انحال فرما گئیں تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا
پانی تو انہوں نے نکال کر کھوا اور فرمایا کہ یہ صدقہ کی ماں کے لئے ہے۔

ﷺ

ماہنامہ اس کو نہیں پڑا کہ اس کا پانی فقیر کے لئے ہے جس نے
کہ یہ صدقہ بہار صدقہ سے مراد صدقہ و جہاں ہوتا ہے۔ لیکن ماہنامہ میں نہیں کرتے تو
معلوم ہوا کہ یہ صدقہ سے صدقہ و جہاں مراد نہیں بلکہ صدقہ حق بھی مراد ہوتا ہے۔

قربانی نے باقاعدہ حسن و امامت بتائی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ہزاروں کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

كُلُّ فَرْصَةٍ خُذْهَا

(کتاب الترمذی و الترمذی علی باب من اسئلہ ص ۱۵۵)

ترجمہ..... کہ ہر فرصت صدقہ ہے

فائدہ ہر صدقہ کو اگر صدقہ و جہاں مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ جس سے قرض
لیجئے وہ کسی صاحبِ نصاب کو قرض دیجئے اور اگر کسی مفلس کو قرض دیں تو وہ اپنی کا قصد نہ کیجئے
کہ صدقہ دے کر پھر اسے خریدنے کی بھی ممانعت ہے چاہے ایک اس کی واپسی۔ موصوفی امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے:

اِنْ غَشِرَ اَهْلُ الْخَطَايَا عَلَيَّ فَرَسِي فَيُنْشِئُ اللَّهُ لِيْ ذَا نِيْشَاةٍ فَسُئِلَ
عَنْ ذَا اَيْكَلُ وَ سُوْءُ الْمَلُوْءِ صَالِي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَعُ وَلَا تَصْدُ
فِيْ ضَرْفِكَ

(مسند ابی یوسف، شرح ابن العوالم، مطبوعہ فاروقی جلد ۱ ص ۱۶)

ترجمہ..... کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو راد خدا میں کھڑے
پر سوار کیا پھر وہی کھڑا غریب کے کا قصد فرمایا حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس باب
میں سوال کیا تو فرمایا اسے خرید نہ لے چاہے صدقہ واپس لے۔

امام ترمذی روایت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحبِ خلق عظیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

تَسْتَكْفِرُ فِيْ رِيْضَةٍ اَنْتَ كَ خُذْهَا وَ اَنْتَ كَ بِالْمَغْرُوْبِ خُذْهَا
وَنْتَكِفِرُ عَنِ السُّلْطَمِ خُذْهَا وَ اَنْتَ كَ الْرُجُلِيْ فِيْ اَرْضِ الْفُلَانِ خُذْهَا
وَنْتَكِفِرُ الْرُجُلِيْ الْرُجُلِيْ الْبَصِيْرُ لَكَ خُذْهَا وَ اِنْتَ كَ الْفَتَايَا وَ الْفَتَايَا

قرآنی کمال کے صحیح معارف

اہل حضرت عظیم اہرکت محمد دین و ملت امام المسیح فاضل ریاضی قدس سرہ
اعزیز کا فتویٰ مبارک حاضر ہے۔

مکاتین خیریت صدر دم میں اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس سے تحقیق وہ
قدولی شائع ہوئے پہلے صفحہ ۱۶ پر دور ۳۵ سے ۳۷ تک۔ یہاں صفحہ ۳۵ سے ۳۷ اور ۱۱۱ اتوی
گھسا جا رہا ہے تا کہ طرہ امتداد وہاں آپ کے فتاویٰ رضویہ کی عبارت بھی شامل کریں گا۔
برقائین خیریت میں ہے:

مسئلہ:

مفتیان کرام و فقہائے ذوی الاجرام کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے۔

زیر بحث ہے یہ طرہ قرآنی وحییت مسجد مدرسہ کے صرف میں ملتی ہے۔ بکر قول
ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الہی نے فرمادی
انفسا الصدقات للفقراء والایمہ (سورہ بقرہ) اور حکم باری تعالیٰ ہے فبان قتلوا غنم فی
نفسی و لم یؤذوا بسی اللہ و المرسلین لہذا حکم باری کی طرف رجوع کی گئی نیز بکر کا بیان
ہے کہ یہ فقیر صحت قول زید اس کا مانع کہاں ہے؟ اسید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل مہدات
فرمائی جائے۔ بیوا او تو جوار،

کامیاب ہے۔ بلکہ ہر مذمت میں اللہ و رسول کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو
بلا واسطہ رجوع کی ایات کہاں؟ ممکن نہ کیجئے تا یہ کہ یہ میں صدقات سے نہ کو تو مراد ہے کہ
میں میں ارشاد ہوتا ہے و انفسا للفقراء علیہا اور نہ کہ اسے قرآنی اور فقیر کو شامل کر دیا۔ یہ
بھی نہ کہا کہ اس کے تو شریعت کی اسبت خود ملاحظہ میں ارشاد ہے لکنسوا فیہا اس میں
سے خود بھی کہا کہ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس کریمہ میں بالضرر ارشاد
ہوئی فی انفسا الصدقات للفقراء والایمہ (سورہ بقرہ) یہ بھی نہ سمجھا کر وہ نہ کہ اسے

قرآنی کمال کے صحیح معارف

قرآنی کہتے ہیں کہ مہدات تو یہ بکر اقرب اس میں رواہ علیہ الامام عامر زبلی نے شرح
کنز اللہ کن میں فرمایا انفسا قد زعمتہ کہ انفسا فی ہاں ہم نے خاص مسجد قرآنی میں اللہ
علیہ کی طرف رجوع کی تو اس کا ارشاد باری علیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
اس میں سے کماؤ اور ضرورت سے فقیر کو کھانا و طعام کے لفظ سے جیسا کہ تصدیق علی لازم
نہیں حاجت بھی کافی ہے جو مجلس ایک قربت ہے۔ رسول اللہ علیہ کی طرف رجوع کی تو
حصہ کار شاد باری علیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
زوالہ انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
یعنی المسیح میں دیکھی تو اب کام ہے جس کا علم ہوا اس و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
وہاں۔ پس اگر کوئی شخص اس کی جگہ اپنے صرف میں لائے کی نیت سے روپوں پیسوں کو
بیچتا ہے بلکہ قیمت اس کے حق میں غیبت ہو کر وقتہ خروج من القبول تحفا نصرا
علیہ و فی خدیث الشیخ زکریا خان جلیلہ اذنیہ فلا اضیعہ لہ وہ قیمت
نہ مسجد میں سے نہ مدرسہ میں فبان اللہ علیہ و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
کرے لگنا لکن حاتم النبی الغیب اور اگر اس نے لے لیا کہ مسجد مدرسہ یا کسی فقیری
کو دینے کے لئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خود قرآنی مسجد مدرسہ و کتب فقیر بہر صورت
چاہئے اور امام مدرسہ مسجد میں صرف ہو سکتے ہیں کہ رجوع قبول ہے نہ کہ تحریف لفظ
مترغین القسین اللہ فزعمتہ علیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا و انفسا فیہا
محکم جملہ الاضحیۃ واللہ تعالیٰ اعلم

(فقیر احمد رضا قادری علی حد)

مسئلہ:

بعض حضرات مولیٰ لوگ ہیں اپنے منہ کی بات ہو تو سب کا بھلی نصرت

قربانی کی کھال کے نیچے مضامین

ہر آگاہی غلامِ مرہٹہ کے خلاف اور کوئی حد نہ تھی اس کی حضرت علیؓ تحقیق سے
صرف دو مرد اہل بیعت میں بخت ہو چکے تھے، ایک ان کے بھائی تھے، دوسرے ان کا
مطلبہ اہل حضرت سے تھا۔ اے۔ جے۔ سائیں ہیں ان کا مشرتبہ و زمانہ شریعت میں
متغیر۔ کہ اہل حضرت سے اہل کایہ جلیبہ سے کہ وہ ان کو تباہی اہل حضرت تو کہیں
مراؤں کو فروخت نہیں۔ مگر کہنے کے لئے اہل کایہ جلیبہ اور ان کی تباہی کا کہہ کر تو قریب کا
تباہی جلیبہ جاتا ہے۔ اے۔ جے۔ سائیں ہیں اہل حضرت کے فروخت و تباہی کا حاضر ہیں۔

سوال: قرآن کی کمال کو بہتیت تصدیق فرمادت کرتا پاس کی قیمت سے بڑا یا غیر بڑا ہے کہ
محبس نگہا کر ہے انکس الیہو حق جو

کالیس، چاہے کہ قسوق کے لئے چچا یا سہمہ کے صرف میں لانا اور اول قمرت (کار
 ثوب) میں اور یہاں اعلیٰ مقصود۔ لکھنوی میں ہے لا یخلفا بالذکر اعم یسئف
 القدر اعم علی اللہ و عیالہ و لولہا عہد بالذکر اعم یسئف ہے عہد لولہ لولہ
 عہد الشافعی خلفا علی الشیخ اعم یسئف

اور کھیل چکا اور دیر میں صرف ایک لمحہ قریب ہے تا کہ قریب (الان قریباً)
 جو میں نے علم حاصل کیا وہاں میں رسول رب العالمین کے لئے اللہ تعالیٰ پر توہین ہے
 جس سے اس قریب کی تمام بات کا ترجمہ اس کتاب ہے فلیقہلہ علیہ الخلیفہ لا تجلہ
 بهذا الانصاح والسنن یبہ علیہ الخلیفہ لا تجلہ علی
 بعض انباء الزمان المذنبین العلم النورانی واللہ سبحانہ وعلیٰ اعلم

(الذوق الرفيع في صفة العظماء)

رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں علامہ دینی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کمال سے مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس ہے انھیں ۱۲ اور ۱۱ کی عداوت مثل مسافر زمانہ اشتر چو مال جس میں

فرہانی کی کمال سے مجھے حیرت

مسافر اپنے ہم قوم و ہم وطنوں سے ملے۔

فما جعل المسكنة منكم الا ليعلموا انهم في رحمة ربهم العليم
و جعل منكم الابرار الذين ياتون بالصلوة و يؤتوا الزكاة و هم
على صراط مستقيم و جعل منكم الساجدين الذين يسجدون
لله و هم على صراط مستقيم و جعل منكم الصالحين الذين
يؤتوا الزكاة و هم على صراط مستقيم و جعل منكم
المتقين الذين ياتون بالصلوة و يؤتوا الزكاة و هم على
صراط مستقيم و جعل منكم المؤمنين الذين يؤمنون
بما جاء في الكتاب و هم على صراط مستقيم و جعل منكم
المسلمين الذين يؤمنون بما جاء في الكتاب و هم على صراط
مستقيم و جعل منكم الناجين الذين يؤمنون بما جاء في
الكتاب و هم على صراط مستقيم و جعل منكم الساجدين
الذين يسجدون لله و هم على صراط مستقيم و جعل منكم
الصالحين الذين يؤتوا الزكاة و هم على صراط مستقيم
و جعل منكم المتقين الذين ياتون بالصلوة و يؤتوا الزكاة
و هم على صراط مستقيم و جعل منكم المؤمنين الذين يؤمنون
بما جاء في الكتاب و هم على صراط مستقيم و جعل منكم
المسلمين الذين يؤمنون بما جاء في الكتاب و هم على صراط
مستقيم و جعل منكم الناجين الذين يؤمنون بما جاء في
الكتاب و هم على صراط مستقيم

لَوْ بَاغَيْنَا بَالِدًا هُمْ يَنْتَفِدُونَ بِهَا حَاجَرًا لَأَنَّهُ لَأَزِيدُهُ كِسْفًا

معلوم ہوا کہ عین تصدیق بھی لازم نہیں بلکہ قرینت کا ہونا درکار ہے۔ تصدیق

یہی اسی کے مطلب ہوا کہ قدرت ہے تو جو قدرت ہو سب کی رحمت ہے۔ پس یہ ایک قول ہے صرف میں نے اس کو اس امر کا ثبوت نہیں دیا کہ سن فاع چلے، اضیعہ ولا اضیعہ لا زوال الضعیف والقیض؛ مگر اصل سے اور حدیث صحیحین میں ماثل کلام اللہ تعالیٰ وجہ قبول اللہ کے ہے شران کرتا،

شیخ کی نسبت کلمہ فرما کر کہ ان کا کوشش پوستِ تقدیر کر دیں! جو ہر تقدیر کی دہلی ہے۔ لیکن تقدیر کی دہلی کو کھل دینا، یعنی موضوع اور جامعہ جانا۔ بالذات معراج کا جزو متعلق ہیں اور اس واقعہ کے نور و قہر حال کے لئے جو نہیں ہیں اسی حدیث میں اس کی تعبیریں اور جو یہی تقدیر کر دیتے کہ کلمہ بھی کلمہ ہے جو جو اور ہم جتنی کوشش بھی کرے عام تخلیق ہے۔ ہاں جس نے قبول کے لئے بھی وہ ان دہلیوں کو تقدیر ہی کرے کہ ان کا

موصول پرچہ جمعیت ہے اور جو مال یوں حاصل ہوا اس کی مکمل تصدیق ہے۔ مہارت
ہا یہ کیا کہی مطلب ہے۔ خود ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ فیہ اللہ تضرع علیٰ فیہ

قربانی کی کمال کے صحیح معنیوں

الْمُؤَلِّقُ . وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

(آزادی رسد پر ص ۵۷ ص ۱۸)

مسئلہ:

قربانی کی کمال اپنے تین فقرات کریموں کی قیست سے ہر یاد دہانی کر
مسجد میں رکنا جائز ہے یا نہیں البتہ انہو جہرو
جواب: جائز ہے کہ تصدیق کے لئے چنانچہ مسجد کے صرف میں لاؤ دونوں قربت ہیں
اور یہاں وہی تصور۔ عالمگیری میں ہے:

لَا تَبْتَغِي بِالسَّائِغِ لِيُفْلِقَ عَلَى نَفْسِهِ وَغَنَائِهِ وَلَوْ بَاعَهَا
بِالسَّائِغِ لِيَتَصَلَّقَ بِهَا جَارٌ لِأَنَّهُ قَرَبَةٌ كَلَّتْصَلَّى كَذَالِي التَّائِبِينَ
نَلَحْخًا وَقُلَّ تَعَالَى أَعْلَمُ

ایضاح الجواب

اصل یہ ہے کہ اخیر میں دم قرآن جمیع دوسرے ظہور و ضمیر ہے ان میں
قربت تصور صرف از افاقہ تم لیجیو قلہ سے حاصل ہو جاتی ہے لہذا ان کے
لحم وغیرہ کا تصدیق واجب نہ ہوا اور کھانے کی اجازت بھی صراط قربانی کی کمال کی
کوئی چیز مثل عکلیہ و فرال و چیشین و شردان و فرش و عیدہ و کتب و غیرہ و کراہنے
تصرف میں لاؤ بھی روا اسی طرح مذہب صحیح میں طہرہ و کراہی جلی بھی ایسی اشیاء سے
جائز و طہری جو اپنی جگہ سے ان کے ساتھ استعمال میں آئیں جیسے برتن: کتابتیں
کپڑے۔ یہ بھی انشاء و کوشش یا کمال یا اس کی کوئی چیز بنا کر یا کسی قسم کی اشیاء ان کے

قربانی کی کمال کے صحیح معنیوں

موضی خریعہ کر دے یا بھی جائز ہوا۔ لہذا فقیر کو دینے میں تمنا کی شرط نہ ہوتی بلکہ
اجازت بھی روا و آخری یعنی اسے نڈالے بلکہ دوسرے قوانین پر بھرا کر کھلا دے۔ شرح فقیر
عامہ بر جہنم میں ہے:

وَلَوْ كُنَّ أُمَّي يُطْعِمُونَ مِنْ لَبَنٍ وَمِنْ ثَمَرٍ عَلَى طَرَفِي الْأَخِيَّةِ مِثْرَةَ أَهْلِ
الْفَقْرَةِ الْوَحْدَةِ وَفِيهِمْ مِنْ ثَمَرَةٍ لَطْفَةٍ أَوْ لَحْيَةٍ

شرح باب میں ہے:

كُلُّ دَمٍ وَجَبَ فُجْهُهُ الْمُبْتَاعِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ مَا ضَاعَ وَلَوْ كُنَّ
الْأَخِيَّةَ وَلَوْ بِالْأَخِيَّةِ وَالْفَقْرَةِ تَنْبِيْهِ أَوْ الْأَخِيَّةَ وَلَا يَجِبُ التَّضَلُّي بِهِ
لَا يَكْفِي وَلَا يَجِبُ أَهْلُ مَلْعَقَةٍ

البتہ یہ نہ جائز ہے کہ لپٹے یا اپنے اہل و عیال یا اور انشاء کے صرف میں
اسے کو کوشش۔ کھلایا یا کسی بڑے کو جو بعض ایسی اشیاء کے فروخت کرے جو استعمال
میں خرچ ہو جائیں اور باقی نہ رہیں جس طرح روپیہ بیسہ یا کھانے پینے کی چیز یا
جلی کھیل وغیرہ کہ ان کے عوض اپنی میت سے چھتہ حصول ہے اور میت انشاء و حمل اپنی
میت کے ہے اور یہ جانور جس سے قاصد قربت ہوئی اس قابل نہ رہا کہ اس کے کسی
جز سے حصول کیا جائے بخلاف اس کے کہ اس قسم کی اشیاء سے مصرف غیر میں صرف
کرنے کو مباد کہ اس میں معنی ممنوع یعنی حصول تحقق نہیں تو اس میت سے یہ
استبدال بھی جائز ہوا خلاصہ یہ کہ بعد قربانی اس کے اجزاء میں ہر قسم کا تصرف غنی کو
حلال ہے مگر وہ جس میں معنی حصول پائے جائیں۔ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ علماء جو
ایک شخص تصدیق کی گتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ تصدیق میں ضروری ہے یعنی خاص

قرہانی کی کمال کے صحیح معیار

اسی طرح کو بغیر بدل خیرات کرے بلکہ مظاہرے کے عوض بیچ کر خیرات کر لی جائز ہے
تو اور بے عمل ہوئے بلکہ ایشیا خوردی یا اعیان باقی نہ کرے کہ یہ فی حق تعالیٰ ضرورت ہے جس
کے عقلی تقییر کو ایک کرنا ہے بلکہ مظاہرہ صرف خیر میں صرف کرنا جائز ہے اگرچہ
اس میں کسی کی تامل نہ ہو لیکن مولیٰ انظر محمد وغیرہ الذک، واللہ البحت
راغفری اور علامہ علی کی عبارت مذکورہ ولو باغیا بالہزم فی تصفیٰ بہا
غیا لافہ فزیدۃ کا تصفیٰ کے ضابطہ واضح کر دیا کہ قربت چاہیے۔ خاص تصفیٰ
کی کوئی خصوصیت نہیں اور خود مظاہرہ کے جب بے صورت قبول اور انعام کے
صرف میں لا تارواہ اور جانور قربت کے لئے اس کا ملکہ ہے بخیر اور مصارف خیر جن
میں اصلہ ہے قبول انہیں اور خود کو سترت جس بدرجہ اولیٰ جائز ہو گئے۔

(آٹا کی رخصت پر چلے آئے ۱۳۷۱ء)

74

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو قربانی واسطے فقیر مسکین و اشیاء
مختلفہ مسجد شریف پوریا، پرمشائخ و غیرہ اہل علم کے درجہ تہمتان کے دیا جائے گا کیا
قبول ہے؟

مجاہد قرآن میں اللہ کی لڑائی کے لئے جہاد سے کہتا ہے کہ غلبہ القلہاء فاجلہ
اس کے بعد کائنات کو اپنے دلائل سے اس میں کچھ فرق نہیں آتا اگرچہ کسی کو سار
جہم کے باب میں بھی جان ہوا کہ ہر فرقہ وادہ کو اللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۸ ص ۴۷۳)

١٠٠

قربان کی تمام سچی مصروف

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کیا قیمت ہست قربانی مسموحہ
ہو اور یا ولیدہ مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور افسوس خانہ یا خانہ ولیدہ میں مسجد کے
لئے اس قیمت سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں اور اجیرہ اور مال

تجلیہ: اصل یہ ہے کہ اراقیت دم سے نکلتی ہے، جب کہ بعد از اسے اپنے تصرف قبول منوع ہے۔ خاص تصدیق ضروری نہیں بلکہ متبع افواج کے عمل خود حق قربت میں سب جا کر اور بلا متبع خود اپنے تصرف میں آتا ہے اور اسباب اختیار کو نہ پر دنیا بھی جائز۔

درست شریف: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تَحْلَمُوا وَالَّذِينَ يَخْتَفُونَ هَلْ يَعْلَمُونَ

کھانا اور اٹھ کر کھوا اور وہ کام کر کے جس سے جواب ملا وہ۔

(رواه ابو داؤد)

یالہذا دارالقرتہ و قول ہے اور ملک نہیں کہ مسجد کی حرمت اس میں ہو یا
فیروزہ آلات کا رکھنا۔ عقل خانہ بناسب افعالِ قرتہ میں تو ان میں اس کا صرف
ضرور جائز۔ اس طرح واردین مسجد کے لئے پائخانہ ہونا اگر کھانا مسجد سے جدا اور
میں واقف میں خلاف مشر و بالقرف سے بزرگ اس باعث اگر ہے عسکری لا یغنی
وَاللّٰهُ شَهِيدٌ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(۱۰) انی رخصت میں ۲۰۰ روپے (۸)

15

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کھالیں تقیہ و یا از مسجد کے لئے دے دیا جائے تو یہ فاضل ۱۲ اور اگر کھالیں بیچ کر دام کرنے جائیں تو یہ دام

قربانی کی کمال کے صحاح

مکہ میں دے دینا جائز ہے یا نہیں؟ البتہ اھو جھوڑا

جواب: اگر کھائیں صرف مسجد کے لئے پہلے دے دی جائیں تو ان کا دامن کے لئے
بچا اپنے صرف میں لانے کے لئے نہ ہو بلکہ اس وقت قربت و قرب کی غرض سے ہو تو ان
داموں کا مسجد کے صرف کے لئے دینا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں اور اگر کھائیں
اپنے صرف میں لانے کے لئے داموں کو بیچ لیں تو یہ دام مسجد میں صرف نہیں ہو سکتے
بلکہ مساکین کو دینے جائیں جس مسکین کو دے وہ اپنی طرف سے مسجد میں لگا دے تو
معاذ اللہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۸۷ ج ۸)

مسئلہ ۱۸۹

گزارش یہ ہے کہ قربانی کے چھوڑوں کو یہاں کے مسلمان اپنے اپنے محل کی
مسجد میں لے جرات دیتے ہیں اور حکامان مسجد ان کو بیچ کر قیمت جمع رکھتے ہیں اور
حسب ضرورت امام کا کچا اس رقم میں سے دیتے ہیں۔ پس یہ قربانی کے چھوڑوں کا مسجد
میں شہرات دینا اور ان میں سے امام کو دینا دوسرے ضروری خرچ مسجد ڈول راق
و غیر وہاں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ البتہ اھو جھوڑا

جواب: قربانی کے چھوڑوں کو لکھ مسجد میں دے دینا کہ نہیں یا ان کی قیمت کو متولی یا
مستغنی مسجد مسجد کے وصول مثلاً ڈول راق، چراغ، حق، فرش، مرمت، کھانا و موزن
کھانا و امام و غیرہ میں صرف کریں یا بیچ جائز و باطل اجزا کا رد و ثواب ہے۔ امام اگرچہ
غنی ہو اس کی کھانا دینے کو متولی یا مستغنی ان چھوڑوں کو بیچ سکتے ہیں یا پہلے سے انہوں نے
مصارف مسجد کے لئے دام کر رکھے ہیں تو انہی سے کھانا دے سکتے ہیں۔ لھذا الجھنہ

قربانی کی کمال کے صحاح

لھ واصل موضح القرب و العطاف و طیفہ امام المسجد البتہ لھنہ

(فتاویٰ رضویہ ص ۸۷ ج ۸)

مسئلہ ۱۹۰

کیا قربانی میں ملانے دین اس مسئلہ میں کہ چرم قربانی میں امام یا موزن
مسجد کو دینا یا اس کی قیمت فروخت کر کے دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر بیچ امام کھانا
پاتے ہیں تو کیا حکم ہے؟ اور جن کی کوئی کھانا بھی مقرر نہیں صرف عید کو بطور ہبہ یہ چند و کر
کے دے۔ یہ عید بھی کو قربانی کے چرم و غیرہ دے دینے یا کھانہ میں کھانا لوانی میں
اس پر ان کا تفرقات ہے تو انہوں کے واسطے چرم قربانی یا اس کی قیمت دینا کیا ہے
اور کیا حکم ہے؟ البتہ اھو جھوڑا

جواب: امام و موزن غیر کھانا و دار کو بطور اعانت چرم قربانی یا اس کی قیمت
دینے میں حرج نہیں اور کھانا و دار کو بھی بیچ کھانا دینے میں نہ یہ معنی دینے امام کو کر
رکھا اور اس کی کھانا اس کے ذمہ ہے یہ قربانی کی کمال بیچ کر اسے دے کر سنا تو اپنا
روپیہ بچا اور اپنا مطالعہ اس سے ادا کرتا ہے اور یہ قبول ہے اور قربانی سے حصول
جائز نہیں۔ ہاں اگر اہل محل نے امام و موزن کو مسجد کا کر رکھا جس کی کھانا دے
مسجد ہے تو چرم قربانی یا اس کی قیمت مسجد میں دے کر اس سے کھانا دے کر سکتے ہیں
واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۸۷ ج ۸)

مسئلہ ۱۹۱

کیا قربانی میں ملانے دین شرع میں مسئلہ چار میں کہ کمال قربانی کی اگر ہم

قربانی کی کہانیاں سننے کے بعد

وہ کیا ہیں؟

عالمیادوبہ اختیار اور فلاحی خدمت ادا کرتا ہے اس کے بعد لکھنؤ واپس جاتا ہے۔

$$(\sigma_{\pm}, \sigma_{\pm}^{\dagger}, \sigma_{\pm} \sigma_{\pm}^{\dagger}, \sigma_{\pm}^{\dagger} \sigma_{\pm})$$

مستطاب

[illegible]

تکلیف، قربانی اور اقلہ ہم لوگوں کا نام ہے اور جب اس قدر سے ادا ہوجاتا ہے۔
پھر اس کے گوشہ پست کے لئے جن مسورتیں ارشاد ہوئی ہیں۔ اب پھر اسے

4358

قرہائی کی کھال سے لے کر ہڈیوں تک

[illegible]

(دوقی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۹)

مجلس

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کی وجہ سے جلد و قرآنی مسجد میں کھانا
دوست ہے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ قرش دوست ہیں کھانا دوست نہیں یعنی بعض مسجد
میں کھانا پانا ہے۔ وہ کہ جیت جلد و قرآنی ہے نہ اہل جا کے کہ دوست صدق ہے اس
کا نتیجہ کہ کھانا رام ہے اس اہل جیت ہے۔ وہ دور دورہ اہل مسجد کی مخالفت و غیرہ دیا جائے
موجودہ دوست ہے۔ اور بعض کہیں کہیں کہیں وہ جلد و قرآن کے لئے کوئی نہیں خواہ

4534

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

"اور قربانی کا چہرہ اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دے دے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے یا کسی فقیر کو دے دے۔ بعض جگہ یہ چہرہ امام مسجد کو دے دیا جاتا ہے اگر امام کی کٹھواں میں نہ دیا جاتا تو یہ جگہ امانت کے طور پر ہونہ خرچ نہیں۔

(بہار شریعت ص ۱۵۱ ج ۱۵)

ازالہ وہم

اہل حضرت کے فتویٰ میں ابھی گزرا کہ امام کی کٹھواں میں قربانی کی کمال دینے سے اس واجب میں کیا مراد ہے؟ یعنی قربانی کی کمال قربانی کرنے والے نے امام کو دی جسے اس نے اپنے گھر میں لوگوں کو کھایا اور اپنے ذمہ پر واجب ہونے والی کٹھواں میں یہ کمال دی ہے تو جائز نہیں اور اگر امام مسجد کو لوگوں نے کھال مسجد کی انتظامیہ کو دے دی تو انتظامیہ اس کمال کو بیچ کر امام کی کٹھواں لوگوں کو کھاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اعلم

۳۔ بچہ صدر الااضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"بچہ کمال اپنے حضرت مولانا سے ملے اور ان کے لئے کوئی باقی رکھنے کی شے جانے نماز برتن وغیرہ مولانا نے مانگا تو یہ بھی مانگا کہ قربانی کی کمال کی مسجد یا مدرسہ یا کتب خانہ میں دے دی جائے کہ ان کے ہمتہ اسے بیچ کر کالیں۔ فرض ہر حال میں افضل اولیٰ طور انھیں (قربانی کی کمالوں) کا امور خیر میں لگانا واجب خواہ ہر چیز میں دینا سے رتبہ عجل ہے۔

قربانی کی کمال کے صحیح معارف

(قربانی صدر الااضل ص ۱۸۰)

۱۔ بچہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سرور احمد صاحب لکھتے ہیں:

"قربانی کا چہرہ اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دے دے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے یا کسی فقیر کو دے دے۔ بعض جگہ یہ چہرہ امام مسجد کو دے دیا جاتا ہے اگر امام کی کٹھواں میں نہ دیا جاتا تو یہ جگہ امانت کے طور پر ہونہ خرچ نہیں۔ لہذا امام مسجد کے لئے کھاتے اگرچہ سید بہ الدار ہو کیونکہ یہ صدقہ مالہ ہے صدقہ واجبہ نہیں۔ اسی طرح ضروریات مسجد چٹائی، ڈول، مرمت وغیرہ امور میں صرف کر سکتا ہے۔ مسجد کے مقتدی شہری یا دیہاتی ضرورت مسجد میں چم قربانی استعمال کر سکتے ہیں۔ امام مسجد چم قربانی سے دینی کتب بھی لے سکتا ہے۔ وہاں کے لوگ اگر مالدار ہوں تو ان کے لئے بھج بھی ہے اور ان کے لئے عبادت اسی میں ہے کہ رقم جمع کریں اور اس کو مسجد کی تعمیر میں صرف کریں اور قربانی کی کمال کو اہل حاجت (فقراء، مساکین، یتیم خانہ) کو دیں۔ نبی ﷺ نے حضرت علی کریم اللہ علیہ وسلم کو قربانی کی کمال کو صدقہ کرنے کے متعلق حکم فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنا مستحب و بہتر ہے۔

(الواد شریعت)

۲۔ محدث اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد سرور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامہ مدرسہ مظہر اسلام لائل پور فیصل آباد کا دوسرا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کی کمال کے کج معارف

۱۔ مولانا مفتی ابوسعید محمد امین صاحب فضل آبادی نے فتویٰ میں لکھتے ہیں:
 "قربانی کی کھالیں مسجد پر صرف ہو سکتی ہیں ان کو کچ کر کریم مسجد کی تعمیر وغیرہ پر خرچ کی جائے یہ جائز ہے۔ عام سبقت میں ہے کہ قربانی دینے والا کھال کو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ چرم قربانی کا صدقہ واجب نہیں لہذا بالمشکلف مسجد میں لگ سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب باقم مفتی اعظم حزب الاحناف لاہور پاکستان مجلس طہت حضرت علامہ محمد عبدالجواد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیت علمائے پاکستان کراچی صورت مسئلہ میں جو جوابات حضرات علمائے اکابر نے تحریر فرمائے اس سے کافے اتفاق ہے۔

(عبدالجواد قادری کا جواب ۱۳۷۶ھ)

۲۔ صدر جمعیت علمائے پاکستان کراچی نذیر حیدر آباد سندھ

فاسلی اہل حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعظم جمعیت علمائے پاکستان کراچی

مسند و مستند ابوسعید محمد امین صاحب فضل آبادی نے فتویٰ میں لکھتے ہیں:
 "قربانی کی کھالیں مسجد پر صرف ہو سکتی ہیں ان کو کچ کر کریم مسجد کی تعمیر وغیرہ پر خرچ کی جائے یہ جائز ہے۔ عام سبقت میں ہے کہ قربانی دینے والا کھال کو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ چرم قربانی کا صدقہ واجب نہیں لہذا بالمشکلف مسجد میں لگ سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
 استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب باقم مفتی اعظم حزب الاحناف لاہور پاکستان مجلس طہت حضرت علامہ محمد عبدالجواد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیت علمائے پاکستان کراچی صورت مسئلہ میں جو جوابات حضرات علمائے اکابر نے تحریر فرمائے اس سے کافے اتفاق ہے۔

۳۔ حضرت مولانا حافظ قادری مصلح الدین صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
 فاضل مجیب حضرت مولانا مفتی سید یحیٰ امین جیلانی حامدی رضوی نے چرم

قربانی کی کمال کے کج معارف

قربانی کے مساند و معارف غیر میں استعمال کے جواز طہت پر آیات و احادیث نبویہ و تقریرات فقہاء و مؤرخین و تحقیقات فقہیہ پر مبنی جواز سالہ اسکی "باختیارات اللہ یعنی تعمیر المساجد و الخیرات" تحریر فرمایا ہے فقیر نے اسے وہی قولہ الی آخریہ دیکھا ہر صاحب عقل و انصاف کے لئے یہ رسالہ مبارک چار حق کی وضاحت کے لئے کافی پایا ان کی تحقیق قاضی حسین و آفرین سے مولیٰ تعالیٰ فاضل مجیب کو بڑے خیر عطا فرمائے اور ان کے بغیر و برکت کو عام فرمائے آمین بجاہد سید العوسلین

فقیر حافظ مصلح الدین صاحب قادری رضوی نذیر حیدر آباد علامہ ابوالحسنات سید احمد صاحب صدر مکرزی جمعیت علمائے پاکستان لاہور خطیب اعظم مسجد وزیر خان لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چہ ما سے قربانی کو تحریر مجاہدین وینا اس کی قیمت سے مسجد کی تعمیر قریبی اور شمسک و ریخت کرنا مسجد کی ضروریات پر لایا جائی (مصلح الدین) اول: اتمام مسجد کی تعمیر و غیرہ سب جائز ہے اس لئے کہ انبیاء کا حکم نہ تک وجوب کا ہے گوشت پوست و انبیاء واجب نہیں بلکہ محض نافر ہے تاہم میں اس سے افضل ضروریات مسجد پر سے کئے جاسکتے ہیں۔ بلکہ یہ معروف مفتی مولوں سے افضل ہے۔ فرضی شلطانہ جن میں زیادہ خرچہ کار میں رہتا ہے مسجد پر ہے۔ مصلحاً ما عینوی فقیر ابوالحسنات سید احمد قادری۔

حضرت مولانا ابوالرشید محمد العزیز صاحب خطیب جامع مزنگ لاہور۔

مصلحاً و حامداً او مصلحاً آخرتے رسالہ "باختیارات اللہ یعنی تعمیر المساجد و الخیرات" تحریر فرمایا ہے فقیر نے اسے وہی قولہ الی آخریہ دیکھا ہر صاحب عقل و انصاف کے لئے یہ رسالہ مبارک چار حق کی وضاحت کے لئے کافی پایا ان کی تحقیق قاضی حسین و آفرین سے مولیٰ تعالیٰ فاضل مجیب کو بڑے خیر عطا فرمائے اور ان کے بغیر و برکت کو عام فرمائے آمین بجاہد سید العوسلین

انا العبد المفقور الی اللہ العزیز ابو الرشید محمد عبدالعزیز
 اصالح اللہ حالہ و مالہ خطیب جامع منزلگ لاہور و مالہا

قریانی کی کمال کے صحابہ

اَوْجَرَامُ وَلَا يَسْأَلُ بِأَنِّي يُشْعِرُ بِهِ مَا يَطْلُبُ عَلَيْهِ مَعَ بَقَاةِ مَسْجِدِهَا وَذَلِكَ مَعْلُومًا
ذَكَرْنَا فِي قَوْلِهِ، وَتَوَاضَعُوا بِلِقَائِهِ يُضَلِّقُ بِهَا جِزْلًا لَمْ يَزَلْ يَدْعُوهُ فَاتَّصَلَتْ كُنُفَاهُ فَيُحْيِي
وَيُحْكِمُ فِي الْهَدْيَةِ وَفِيهِ نَفْسٌ حَضَرَتْ كَلَامُ صَلَاحٍ بِجَلِيلِهَا سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
تَمَازِيكُ وَإِبَاحَتُ قَرَارِهِ الْقَدِيمُ كَرَامَاتُ مَعَانِي تَعْدُ كِي كَتَبْتُ بِمَنْ بَعَثَ لِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ
مَعَانِي الْخَلْقِ كَيَا تَابِعِي خَافَ تَعْرِفَاتُ طَرَاكِي كَتَبْتُ بِمَنْ بَعَثَ لِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ
بَعْدَهَا فَوَلَّى اللَّهُ بِهَا مِنْ مُسْلِمِينَ صَدَقَهُ كَتَبْتُ بِمَنْ بَعَثَ لِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ
الْبَرَاءُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ كَرَمَهُ كَابِرَتِ كَتَبْتُ بِمَنْ بَعَثَ لِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ
عَالِمٌ بِقُرْبَانِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ كَتَبْتُ بِمَنْ بَعَثَ لِي كَرَمَهُ كَابِرَتِ
الْأَسَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْلِمِيهِ وَالْأَسَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْلِمِيهِ وَآذَنُهَا بَعْدَ قَوْلِهِ فَتَنَاهُ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَسَالِحِي الْأَعْلَامُ الْمَسْجِدُ بِصَرْفِهِ جُلُودُ الْأَصْحَابِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ
فَلْيَبْطَأْ بِهَا مِنْ شَاءَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

محمد تقی الدین قادری رضوی ملک احسان شاہ بیہاری

كُتِبَتْ غِنْدَةُ الْغَنَاسِي مُحَمَّدُ ظَهَرُ الدِّينِ الرِّضْوِيُّ عَلِيُّ غِنْدَةُ يَحْثُو
الْمُضَلِّقُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آخری گزارش:

عالمین کے لئے دلائل کی روشنی میں حق کے اعتراف کے لئے اٹھنا کافی ہے۔ اللہ سے دعا
ہے کہ فقیر اور شریعت قبول فرمائے اور قارئین کے لئے مشعل راہ بنائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

پیشہ کار بیگاری الفقیر قادری ابوالصالح محمد فیض احمد ایسی رضوی شہرہ

۴ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

بیہاول پور پاکستان

بتعاون
مدرسہ غوثیہ واحدیہ
محکمہ میانہ میانوالی شہر

و

..... مدرسہ کنز الایمان پیر خانہ سرائے عالمگیر

انجمن بزمِ جلالیہ گجرات

ناشر

سیرانی کتب خانہ

ماڈل ٹاؤن "بی" نزدیکی مسجد بہاولپور سرائے 0300-6830592